کیفیت ہوتی ہے۔ یہ کیفیت غیر اختیاری ہے۔ علمائے فقہ نے اس کیفیت کو آفاتِ سماویہ (غیر اختیاری افعال) من جانب اللہ میں سے لکھا ہے اور مکتسبہ (افعال اختیاری) میں سے شمار نہیں کیا۔ نور الانوار شرح المنار کے آخری حصہ بیان الأهلية میں تفصیل ہے۔ ایسی حالت میں انسان تکلیفات شرعیہ سے غیر مکلّف ہوجاتا ہے۔ (قلم و کتاب صفحہ:123)

❁(د) آغاز: سلسلہ قلندریہ کا آغاز محمد بن جعفر برمکی (ساتویں صدی ہجری) سے ہوا ہے۔ (107)

دوسرے سلسلے کا آغاز... عبدالعزیز مکی (ساتویں صدی ہجری) سے ہوا ہے۔ (قلم و کتاب صفحہ:109)

❁ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: " خير الناس قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم " [بخاری الشهادات باب ۹ ح ۲٦٥٢] قلندریہ، صوفیہ وغیرہ سارے سلسلے دورِ نبوت کے صدیوں بعد کی ایجادات ہیں۔ اور بسا اوقات یہ لوگ آفات سماویہ کے زیر اثر شریعت کی مخالفت بھی کر لیتے ہیں۔ لہٰذا ان کو دیکھ کر یہ دعا پڑھنا مناسب ہے:

" الحمد لله الذی عافانی مما ابتلاک به وفَضَّلَنِیْ علیٰ كثير ممن خلقت تفضيلا "

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ﴿ومن يشاقق الرسول من بعد ما تبين له الهدىٰ ويتبع غير سبيل المؤمنين نوله ما تولّى ونصله جهنم وسآء ت مصيرا ۞﴾ [النساء ١١٥]، ﴿ويوم يعض الظالم على يديه يقول يٰليتني اتخذت مع الرسول سبيلا ۞ يٰويلتىٰ ليتني لم اتخذ فلانا خليلا ۞ لقد أضلني عن الذكر بعد إذ جآء ني وكان الشيطٰن للإنسان خذولا ۞ وقال الرسول يٰرب إن قومي اتخذوا هذا القرآن مهجورا ۞ وكذلك جعلنا لكل نبي عدوًا من المجرمين وكفىٰ بربك هاديا ونصيرا ۞﴾ [سورة الفرقان ٢٧-٣١]

❁ درجات: (۱) صوفی کا درجہ قلندر اور ملامتی دونوں سے بلندتر ہوتا ہے۔

(۲) دوسرا قول: صوفی منتہی جب اپنے مقصد پر جا پہنچتا ہے، قلندر ہو جاتا ہے۔

(۳) تیسرا قول: صوفی اور قلندر ہم معنی الفاظ ہیں۔ (قلم و کتاب صفحہ:100)

(۴) بعض جاہل قلندری طریقے پر چار ابرو کا صفایا کرتے اور نماز روزہ ترک کرتے ہیں۔ 102

❁ یہ فرق واختلاف کس چیز کی نشاندہی کرتا ہے؟!

اللہ عزوجل کا فرمان ہے: ﴿ولو كان من عند غير الله لوجدوا فيه اختلافا كثيرا ۞﴾ [النساء ٨٢]

سوانح علمائے اہل حدیث

مولانا عبدالکریم بن عبدالرحمٰن سکساوی ۱۸۹۴-۱۹۴۹ء

عبدالرشید انصاری مرحوم/عبدالرحیم روزی

پیدائش: آپ کی ولادت ماہ جون ۱۸۹۴ء بمطابق ۱۳۱۲ھ میں موضع سکسا علاقہ چھور بٹ میں ایک علمی گھرانے مولوی عبدالرحمٰن بن اخوند عبدالجبار کے ہاں ہوئی۔ آپ کا دادا **اخوند عبدالجبار** عرف **جابر** سکسا میں بچوں کی دینی تعلیم تربیت کرتے اور ابتدائی نوشت خواند سکھاتے تھے۔ مولانا عبدالکریم صاحب ابھی عالم شیر خواری میں تھے کہ بعارضہ مرض اور نظر بد بحکم الٰہی دونوں ٹانگوں پر فالج گرا، جس سے چلنے پھرنے سے ابدی طور پر معذور ہو گئے اور لاٹھی کا سہارا لینا پڑا۔

طلب علم اور سفر: آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی سے حاصل کی۔ اس کے بعد آپ کے والد آپ کو مزید حصول علم کے لیے گھوڑے پر بٹھا کر استاد بلتستان ابوعبداللہ حافظ عبدالصمد بن سودے کے پاس بلغار لائے۔ جہاں مدرسہ منار الہدیٰ میں پندرہ سال تک مولانا موصوف سے خوشہ چینی کرتے رہے۔ ان علوم وفنون میں قرآن، حدیث، تفسیر، اصول حدیث، فقہ، اصول فقہ، صرف ونحو اور بیان ومعانی شامل ہیں۔ آپ کہا کرتے تھے" میں دوری مسافت اور معذوری کی بنا پر ہمیشہ مدرسے میں رہتا۔ تمام اساتذہ، طلباء اور اہل محلہ کے نزدیک ہر دلعزیز تھا۔" آپ دوران طلب علم استاد محترم کی غیر موجودگی میں درمیانہ درجے کی کلاسوں کو پڑھاتے بھی تھے۔ اس طرح آپ بیک وقت متعلم ومعلم تھے۔

تعلیم سے فراغت اور گھر کی طرف مراجعت: مولانا عبدالصمد صاحب کے پاس منار الھدیٰ میں تعلیم مکمل کر کے مراجعت بخانہ ہوئی۔ آپ کو لینے کے لیے بھائی صاحبان آئے ہوئے تھے۔ گھر پہنچتے ہی اپنے گاؤں سکسا میں "مدرسہ شرعیہ" کی بنیاد رکھی، جس میں اہالیان سکسا وتشنگان علم، چھور بٹ کے دور دراز جگہوں سے بغرض تحصیل علم آنے لگے۔

مولانا ابویحیٰ امام خان نوشہروی نے [ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات ص۱۹۲] میں بعنوان " آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کے مدرسے" میں نمبر ۱۷ پر بمقام سکسا علاقہ کشمیر مدرس عبدالکریم سکساوی صاحب کیلئے مبلغ (۷) روپے مشاہرہ لکھا ہے۔ لیکن آپ کے شاگرد عبدالرشید انصاریؒ نے ۱۰ روپے لکھا ہے، جو کہ تقسیم ملک تک ملتا رہا۔ ممکن ہے کہ بعد میں مبلغ ۱۰ روپے ہوئے ہوں۔ مولانا عبدالرشید انصاری مرحوم نے آپ کا والہانہ تذکرہ "وادی بلتستان کے مذہبی حالات" میں فرمایا ہے۔

کافی عرصہ پہلے تک فضیلۃ الاستاد عبدالرشید صدیقی مرحوم کی خصوصی دلچسپی سے یہ مدرسہ جامعہ دارالعلوم بلتستان غواڑی کا برانچ تھا۔ بعد ازاں یہاں علماء کے قحط اور نئی نسل کی ساری توجہ عصری علوم کی